بحالتِ جنابت، قرآنی آیات پڑھنے، پڑھانے، لکھنے، چھونے کی مختلف صورتیں اور اُن کے احکام پر مشتمل
اعلیٰ حضرت، امام اہلسنت رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کے رسالے "اِرْتِفَاعُ الْحُجُبِ عَنْ وُجُوْہِ قِرَاءَۃِ الْجُنُبِ" کی تسہیل و خلاصہ بنام

جنبی کیلیے قرآن سے متعلق احکام

تسہیل و تلخیص و ترتیب
ابو فراز محمد اعجاز نواز عطاری مدنی عفی عنہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

بحالتِ جَنابَت قرآنی آیات پڑھنے، پڑھانے، لکھنے اور چُھونے کی مختلف صورتیں اور اَحکام

اعلیٰ حضرت، امامِ اہلسنت، مجدّدِ دِین وملت، پروانۂ شمعِ رسالت، مولانا شاہ امام احمد رضا خان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الرَّحْمٰن کی ایک نہایت ہی بہترین اور خوبصورت عادتِ مبارکہ یہ بھی ہے کہ مختلف فقہی مسائل کو بیان کرتے ہوئے بارہا آپ کسی مخصوص مسئلے کی مختلف صورتوں کو اِس انداز میں کھول کر دلائل کے ساتھ بیان کر دیتے ہیں کہ وہ مسئلہ اپنی تمام تر جزئیات کے ساتھ ایک جگہ نہ صِرف جمع ہو جاتا ہے بلکہ اُسے بیسیوں فقہی کتب کے دلائل کا مجموعہ بھی کہہ سکتے ہیں، نیز وہ تفصیل آپ کو فقط اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے فتاویٰ ورسائل میں ہی ملے گی کسی اور جگہ نہیں۔ بسا اوقات تو وہ تفصیل پورا رسالہ ہی بن جاتی ہے اور بسا اوقات تفصیلی فتویٰ۔ فتاویٰ رضویہ، جلد 1، صفحہ 1077 پر بھی اِسی طرح کا ایک رسالہ "اِرْتِفَاعُ الْحُجُبِ عَنْ وُجُوْہِ قِرَاءَۃِ الْجُنُبِ" موجود ہے جس میں اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے جنب، حائض، نُفسا بے غسل کے لیے قرآنی آیات کو پڑھنے اور چھونے کے حوالے سے مختلف صورتیں اور اُن کے اَحکام تفصیل کے ساتھ بیان فرمائے ہیں، جن کا خلاصہ درج ذیل ہے:

(1) جنب، حائض، نُفسا کے لیے بہ نیتِ قرآن ایک حرف پڑھنا بھی جائز نہیں۔

(2) گفتگو میں اگر بلا قصد ایسے الفاظ آجائیں جن کی قرآنی الفاظ سے اتفاقاً موافقت ہو جائے تو یہ ناجائز کے حکم میں نہیں، جیسے مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللہ محمد صَلَّی

اللہُ عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم **اللہ** کے رسول ہیں، **ثُمَّ نَظَرَ** پھر دیکھا، **لَمۡ یَلِدۡ** وہ والد نہیں، **وَلَمۡ یُوۡلَدۡ** اور وہ مولود نہیں وغیرہ۔

(3) جو آیت بلکہ پوری سورت خالص دعا وثنا ہو بحالتِ جنابت بغیر نیتِ قرآن صِرف دعا وثنا کی نیت سے اُسے پڑھ سکتے ہیں جیسے سورۂ الحمد شریف اور آیۃ الکرسی۔

(4) آیۃ الکرسی یا سورۂ فاتحہ اور اِن کی مثل ایسی قراءت کہ سننے والا جسے قرآن سمجھے، ایسے لوگوں کے سامنے جن کو اُس کا جنب ہونا معلوم ہو باآوازِ بلند بہ نیتِ ثنا و دعا بھی پڑھنا مناسب نہیں کہ ہو سکتا ہے وہ بحالتِ جنابت تلاوت کو جائز نہ سمجھ لیں یا ناجائز سمجھتے ہوں تو پڑھنے والے کو گنہگار نہ سمجھ لیں۔

(5) بغیر نیتِ قرآن آیاتِ دعا وثنا بہ نیتِ دعا وثنا پڑھنا جائز ہے۔ مگر اِس کی دو صورتیں ہیں۔

(6) وہ آیاتِ ثنا بہ نیتِ ثنا پڑھنا حرام ہے جن میں **اللہ** پاک نے اپنے لیے متکلم (واحد متکلم یا جمع متکلم) کی ضمیریں ذِکر فرمائیں کیونکہ ایسی تمام آیات قرآنیت کے لیے متعین ہیں۔

(7) اُن آیاتِ ثنا کی 2 مثالیں جن میں **اللہ** پاک نے اپنے لیے متکلم کی ضمیریں ارشاد فرمائی ہیں: ﴿وَاِنِّیۡ لَغَفَّارٌ لِّمَنۡ تَابَ﴾ (پ16، طٰہٰ:82) ﴿نَّغۡفِرۡ لَکُمۡ خَطٰیٰکُمۡ وَسَنَزِیۡدُ الۡمُحۡسِنِیۡنَ﴾ (پ1، البقرہ:58)۔

(8) وہ آیاتِ ثنا بہ نیتِ ثنا پڑھنا جائز ہے جن میں ثنا غائب یا خطاب کے صیغوں کے ساتھ ہے۔

(9) اُن آیاتِ ثنا کی دو دو مثالیں جن میں اللہ پاک نے غائب یا خطاب کی ضمیریں ارشاد فرمائی ہیں: ﴿هُوَ اللّٰهُ الَّذِیْ لَاۤ اِلٰهَ اِلَّا هُوَۚ عٰلِمُ الْغَیْبِ وَ الشَّهَادَةِۚ هُوَ الرَّحْمٰنُ الرَّحِیْمُ﴾ (پ28، الحشر:22) ﴿وَاللّٰهُ یَخْتَصُّ بِرَحْمَتِهٖ مَنْ یَّشَآءُؕ وَاللّٰهُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِیْمِ﴾ (پ1، البقرہ:105) ﴿تُؤْتِی الْمُلْكَ مَنْ تَشَآءُ وَ تَنْزِعُ الْمُلْكَ مِمَّنْ تَشَآءُ٘ وَ تُعِزُّ مَنْ تَشَآءُ وَ تُذِلُّ مَنْ تَشَآءُؕ بِیَدِكَ الْخَیْرُؕ اِنَّكَ عَلٰى كُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ﴾ (پ3، آل عمران:26) ﴿تُوْلِجُ الَّیْلَ فِی النَّهَارِ وَ تُوْلِجُ النَّهَارَ فِی الَّیْلِ٘ وَ تُخْرِجُ الْحَیَّ مِنَ الْمَیِّتِ وَ تُخْرِجُ الْمَیِّتَ مِنَ الْحَیِّ٘ وَ تَرْزُقُ مَنْ تَشَآءُ بِغَیْرِ حِسَابٍ﴾ (پ3، آل عمران:27)۔

(10) جن آیاتِ دعا و ثنا کے شروع میں لفظ "قُل" ہے جیسے تینوں قل شریف اور پارہ3، آلِ عمران کی آیت 26 ﴿قُلِ اللّٰهُمَّ مٰلِكَ الْمُلْكِ تُؤْتِی الْمُلْكَ﴾ الآیۃ۔ اِن میں یہ لفظ "قُل" چھوڑ کر بقیہ آیات بہ نیتِ دعا و ثنا پڑھ سکتا ہے۔

(11) لفظ "قُل" کے ساتھ پڑھنے کی 2 صورتیں ہیں کہ پڑھنے والا اگر لفظ "قُل" سے اللہ پاک کا حکم مراد لیتا ہے تو یہ عینِ قرآن ہے اور یہ پڑھنا جنبی کے لیے ناجائز ہے اور اگر پڑھنے والا یہ تاویل کرے کہ وہ خود اپنے نفس کو مخاطب کرکے کہتا ہے کہ "قُل" یعنی اِس طرح کہہ، یوں ثنا و دعا کر۔ تو اِس صورت میں یہ دعا و ثنا کا حکم ہو گا نہ کہ دعا و ثنا، لہٰذا اِس صورت میں بھی لفظ "قُل" کے ساتھ پڑھنا جنبی کے لیے ناجائز ہے۔

(12) مذکورہ بالا حکم میں فقط لفظ "قُل" ہی کے ساتھ مخصوص نہیں بلکہ اسی طرح

کے دیگر صیغے بھی اِس میں شامل ہیں۔ مثلاً ﴿قَالَتْ رَبِّ اِنِّیْ ظَلَمْتُ نَفْسِیْ﴾ (پ19، النمل:44) ﴿قَالَ رَبِّ اِنِّیْ ظَلَمْتُ نَفْسِیْ فَاغْفِرْ لِیْ فَغَفَرَ لَهٗ اِنَّهٗ هُوَ الْغَفُوْرُ الرَّحِیْمُ﴾ (پ20، القصص:16) ﴿قَالَا رَبَّنَا ظَلَمْنَاۤ اَنْفُسَنَا وَ اِنْ لَّمْ تَغْفِرْ لَنَا وَ تَرْحَمْنَا لَنَكُوْنَنَّ مِنَ الْخٰسِرِیْنَ﴾ (پ8، الاعراف:23) ﴿یَقُوْلُوْنَ رَبَّنَاۤ اِنَّنَاۤ اٰمَنَّا فَاغْفِرْ لَنَا ذُنُوْبَنَا وَ قِنَا عَذَابَ النَّارِ﴾ (پ3، آل عمران:16) ﴿قَالُوْا رَبَّنَا غَلَبَتْ عَلَیْنَا شِقْوَتُنَا وَ كُنَّا قَوْمًا ضَآلِّیْنَ﴾ (پ18، المؤمنون:106) اِن تمام آیات میں "قَالَتْ، قَالَ، قَالَا، یَقُوْلُوْن، قَالُوْ" جنبی یہ الفاظ "قُل" چھوڑ کر بقیہ آیات بہ نیتِ دعا پڑھ سکتا ہے۔ (فتاویٰ رضویہ، جلد1، ص1112 ماخوذا)

(13) حاجت کی صورت میں اگر جنبی کسی کو سکھانے کے لیے بغیر نیتِ قرآن ایک ایک کلمہ اِس نیت سے کہ یہ عربی زبان کے الگ الگ الفاظ ہیں کہتا جائے اور ہر ایک لفظ کہنے کے بعد کچھ فاصلہ دے تاکہ دو لفظ مل کر قرآنی عبارت نہ بن جائیں، جنبی کے لیے اِس طرح پڑھانا جائز ہے۔

(14) حروفِ مقطعات والی قرآنی دعائیں اور اَذکار پڑھنا بھی ناجائز ہے۔ مثلاً صبح وشام کی دعاؤں میں آیۃ الکرسی کے ساتھ سورۂ مؤمن کی یہ ابتدائی 3 آیات ﴿حٰمٓ تَنْزِیْلُ الْكِتٰبِ مِنَ اللّٰهِ الْعَزِیْزِ الْعَلِیْمِ غَافِرِ الذَّنْۢبِ وَ قَابِلِ التَّوْبِ شَدِیْدِ الْعِقَابِ ذِی الطَّوْلِ لَاۤ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ اِلَیْهِ الْمَصِیْرُ﴾ جو صبح پڑھے شام تک ہر بلا سے اور جو شام کو پڑھے تو صبح تک ہر بلا سے محفوظ رہے گا۔ جنبی یہ دعا نہیں پڑھ سکتا۔

(15) صِرف عمل میں لانے کے لیے جنبی خالص آیاتِ دعا و ثنا بھی نہیں پڑھ سکتا۔

(16) وہ آیات جن میں بندہ دعا و ثنا کی نیت نہیں کر سکتا جنبی اُن آیات کو بھی بطورِ عمل نہیں پڑھ سکتا۔ مثلاً تفریقِ اَعداء یعنی دُشمنوں میں جدائی کے لیے سورۂ لہب نہیں پڑھ سکتا کیونکہ اِس میں دعا و ثنا کی نیت ہی نہیں کی جاسکتی، اسی طرح تفریقِ اَعداء کے لیے سورۂ کوثر بھی نہیں پڑھ سکتا کیونکہ اِس میں رب تعالیٰ نے جمع متکلم کی ضمیر کے ساتھ کلام فرمایا ہے جس سے یہ قرآنیت کے لیے متعین ہو گئی ہے۔

(17) جنبی اللّٰہ پاک کے نام و کلام سے کسی مطلب خاص میں مدد چاہنے کے لیے بھی آیاتِ قرآنیہ نہیں پڑھ سکتا جیسے سورۂ یٰس و سورۂ مزمل وغیرہ کا عمل کرنا کیونکہ یہ نیت عین نیتِ قرآن ہے اور جنبی کے لیے بقصدِ قرآن ایک حرف پڑھنا بھی ناجائز ہے۔

(18) قرآنی آیات و سورتوں کو مخصوص تعداد و مخصوص ایام میں اِس غرض سے پڑھنا کہ اُن کا عامل ہو جائے، یا اُن کے مؤکلات تابع ہو جائیں (جس طرح عموماً چلوں میں پڑھائی کی جاتی ہے)، جنبی کے لیے اِس طرح پڑھنا بھی ناجائز ہے بلکہ اِس طرح پڑھنے والے تو بے وضو پڑھنا بھی ناجائز سمجھتے ہیں چہ جائیکہ حالتِ جنابت میں پڑھنا جائز ہو۔

(19) مخصوص تعداد و مخصوص ایام میں اِس غرض سے پڑھنا کہ اُن کا عامل ہو جائے، یا اُن کے مؤکلات تابع ہو جائیں، جنبی کے لیے اِس طرح وہ آیات یا سورتیں پڑھنا بھی ناجائز ہے جن میں معنیٔ دعا و ثنا ہو کہ اولاً یہ نیتِ دعا

وثنا نہیں۔ ثانیاً اس طرح بذاتِ خود آیات یا سورتوں کی تکرار ہی مقصود ہوتی ہے اور اس نیت میں نیتِ قرآنیت لازم ہے اور جنبی کے لیے بہ نِیت قرآن ایک حرف پڑھنا بھی ناجائز۔

(20) جنبی کسی کو دم کرنے کے لیے وہ آیاتِ دعا وثنا جن میں خالص معنیٰ دعا وثنا پائے جاتے ہوں، اُن میں صیغہ غائب وخطاب ہو، صیغہ متکلم نہ ہو، اُن کے شروع میں لفظ "قُل" بھی نہ ہو، اُن میں حروفِ مقطعات بھی نہ ہوں، اُن سے قرآنِ پاک کی نیت بھی نہ کرے بلکہ دعا وثنا کی برکت سے شفا طلب کرنے کے لیے دم کرے تو جائز ہے ورنہ ناجائز۔

(21) جنبی مطلق شفا کی نیت سے کسی بھی آیت کو نہیں پڑھ سکتا کہ فقط شفا لینے کی نیت قرآنِ مجید کو قرآنیت سے خارج نہیں کر سکتی۔

(22) جنبی کے لیے مطلق کسی جگہ لکھی ہوئی آیاتِ قرآنیہ کو چھونا ناجائز ہے اگرچہ وہ خالص دعا وثنا پر مشتمل ہوں اور جنبی خود بھی دعا وثنا ہی کی نیت کرے۔

(23) جنبی کے لیے مطلق آیاتِ قرآنیہ لکھنے کی بھی اجازت نہیں ہے اگرچہ وہ خالص دعا وثنا پر مشتمل ہوں اور جنبی خود بھی دعا وثنا ہی کی نیت کرے۔

(24) آیاتِ قرآنیہ پر مشتمل تعویذات لکھنے کی بھی اجازت نہیں ہے اگرچہ وہ آیات خالص دُعا وثنا پر ہی مشتمل ہوں اور جنبی خود بھی دعا وثنا ہی کی نیت کرے۔

سگ عطار ابو فراز محمد اعجاز نواز عطاری مدنی عفی عنہ

تاریخ: 24-1-2021